حکم رئیس رامپور سکہ بہر دو ماہ زد
از سپہر گردش بستہ کمر بہاکری

گشت نطلع ہر خبر نظم و نسق زیادہ تر
شہر بشہر دور گرد رعب جلال قیصری

دال بابن وقائع است صرف گشتہ ذکی
سطوت خاہ بانمود دبدبۂ سکندری

دبدبۂ سکندری

ایڈیٹر محمد فضل حسن صابری

سب ایڈیٹر محمد فضل حسن رامپوری

رجسٹرڈ نمبر ۱۵

بفیضِ روحانی حضرت جناب شاہ محمد فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اشتہار ضوابط اخبار

بفضل خالق کون ومکان وبطفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر ہفتہ دو شنبہ [illegible] سے ریاست رامپور وتمام ملک ہندوستان میں اشاعت پذیر ہوتا ہے جس میں اول اقوال بزرگان دین ونصیحت پھر نظم نگاران کی مراسلات اور دنیا کی نئی باتیں جن سے رعایا و گورنمنٹ میں خوشگوار تعلقات پیدا ہوں پھر انگریزی اخبارات کے دلچسپ ترجمے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں (۲) قیمت اس کی چار درجات پر منقسم ہے (۱) جلیل القدر والیان ریاست وشاہزادگان جو اپنی قدر دانی سے جو عطا فرمائیں (ب) امرائے ملک کی سالانہ پیشگی [illegible] اور [illegible] (ج) قدر دان شائقین سے سالانہ پیشگی [illegible] اور مابعد [illegible] (د) حضرات سادات کرام وطلبائے عظام وکم استطاعت طلبا کو خاص رعایت دیجاتی ہے (۳) یہ اخبار بطفیل خاص صورتوں میں بامید خریداری امرا وشائقین عظام کے نام بلا درخواست بھی بھیجا جاتا ہے جن کو خریداری منظور ہو اخبار کو واپس نہ کریں خریدار متصور ہونگے ورنہ بصورت نامنظوری عدم ترسیل اخبار کی اطلاع دیں (۴) تمام خط وکتابت وترسیل زر بنام محمد فضل حسن صاحب صابری ایڈیٹر دبدبۂ سکندری ہونی چاہیے۔ (۵) جو صاحب اخبار خریدنا چاہیں بحوالہ قیمت بمع قیمت اخبار بھیجا کریں ورنہ خریدار متصور ہونگے [illegible]

اخبار واجب الادا ہوگی (۶) ہر قسم کے تجارتی اشتہارات بجز ایسے جن میں کوئی قانونی قباحت موجود نہ ہو درج اخبار ہو سکتے ہیں یا اخبار کی اشاعت کے ساتھ مشتہر ہو سکتے ہیں۔ مطالب خاص کی اجرت فی سطر ۲ آنہ اور تجارتی کیلئے ۱ آنہ فی سطر لیا جائیگا۔ بطور ضمیمہ شائع ہونیوالے اشتہارات کیلئے ۸ آنہ فیصدی اور اشتہارات دینا ہونگے مزید رعایت کیلئے خط وکتابت بمحض تضیع اوقات ہوگا۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنا چاہیے۔ (۷) نمونہ اخبار کیلئے ۲ آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

رعایتی شرح اجرت طبع اشتہارات

مدت طبع	۲ کالم	ایک کالم	½ کالم	¼ کالم	
سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایکماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۱) پہلے رعایتی شرح اہل معاملہ کی [illegible] رسائی کی خاطر [illegible] میں [illegible] رعایت کر دیگئی ہے اب اس شرح میں ایک پائی کم نہ ہوگی (۲) اجرت کل پیشگی لیجائیگی (۳) ایکماہ سے کم مدت کا اشتہار درج نہ ہوگا (۴) مضامین کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حق حق حق — ہو الخبیر

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ
۱۹ ماہ فاخر ربیع الآخر ۱۳۴۱ ہجری مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء

محبوب اکرم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(نمبر ۲)

(سلسلہ مضمون کیلئے ۱۲ - ماہ فاخر کا پرچہ ملاحظہ فرمائیے)

حضور کی اولاد امجاد

شیخ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ مین نے حضرت قطب آفاق شیخ تاج الدین ابو بکر سید عبد الرزاق صاحبزادہ عالی وقار سے سنا ہے کہ حضور کے ستائیس فرزند اور بائیس لڑکیاں تھیں۔ ایک دفعہ حضور بیمار ہو کر بیہوش ہوگئے تو جملہ اولاد امجاد حضور کی حاضر تھی۔ یہ حال دیکھکر سب افسردہ خاطر تھے جب حضور ہوش میں آئے تو زبان درفشان سے فرمایا کہ تم لوگ کیون روتے ہو۔ ابھی مین اس جہان فانی سے بحکم خدا انتقال نہین کرونگا۔ تاوقتیکہ فرزند یحیی میری صلب سے پیدا نہ ہوگا

یازدہ اسمائے مبارک حضور غوث الاعظم

سید محی الدین امر اللہ۔ شیخ محی الدین فضل اللہ۔ اولیا محی الدین امان اللہ۔ مسکین محی الدین نور اللہ۔ غوث محی الدین طیب اللہ سلطان محی الدین سیف اللہ۔ خواجہ محی الدین فرمان اللہ۔ مخدوم محی الدین برہان اللہ۔ درویش محی الدین آیۃ اللہ۔ بادشاہ محی الدین غوث اللہ۔ فقیر محی الدین شاہد اللہ۔ اسمائے باطن طالبان خاص طور سے تعلیم کیے جاتے ہین۔

وظیفہ یا شیخ عبد القادر الجیلانی شیئاً للہ

اکثر مشائخ قادریہ عالیہ اور دیگر خوش عقیدہ مسلمان اپنے اپنے محبوب و مرشد و اساتذہ کے مطابق پڑھتے ہین۔ یہ وظیفہ دو امر پر مشتمل ہے۔ ایک پکارنا حضور پر نور محبوب اکرم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور دوسرے طلب کرنا کسی شئے کا برائے خدا۔ اسپر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پکارنا غائب اور میت کا شرعاً کس دلیل و سند سے جائز ہے دوسرے طلب کرنا کسی چیز کا خدا کے لیے۔ اس سے خیال

ہوتا ہے کہ غیر اللہ سے کو اس چیز کی ضرورت ہے۔ امر ثانی کا جواب یہ ہے کہ امر اول حدیث قدسی سے ثابت ہے کہ بندہ جب فرائض سے فارغ ہو کر نوافل مین مشغول ہوتا ہے تو جسقدر ترقی عبادت مین کرتا ہے اسیقدر قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ انوار الٰہی اسکے حواس ظاہری کے ہمراہ اسقدر شامل ہوجاتا ہے کہ حس مغلوب ہو کر گم نابود کا رکھتی ہے یعنی بے اثر ہوجاتی ہے۔ ظاہر مین تو حواس بشری سے معلوم ہوتے ہین۔ باطن مین افعال محمود بحکم خدا جلوہ گر ہوجاتے ہین۔ دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ فعل بندہ سے ہوا ورنہ ہے لیکن درحقیقت فعل حق ہوتا ہے۔ جب فضل ایزدی شامل حال ہوتا ہے تو جسطرح نور الٰہی کے روبرو کوئی حد قرب اور بعد کی مقرر نہین اور نہ کوئی حجاب مانع اثر و عمل ہوسکتا ہے ایسا ہی اس بندہ کے حواس بعید مجلا ہوجاتے ہین۔ کوئی حجاب اسکے اثر کو نہین روک سکتا اسیکا نام اصطلاح صوفیہ مین قرب نوافل ہے اور اس درجہ مین داخل ہو کر بندہ کو لقب محبوبیت کا جناب باری سے عطا ہوجاتا ہے جیسا کہ پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے۔ وما رمیت اذ رمیت و لکن اللّٰہ رمیٰ۔ یعنی آپ نے نہین پھینکا جب آپ نے پھینکا مگر خدا نے پھینکا۔ فلم تقتلوھم و لکن اللّٰہ قتلھم یعنی اے اصحاب حضرت کے تمنے نہین قتل کیا ان دکفار کو تمنے مگر اللہ تعالیٰ نے انکو قتل کیا۔ ان آیات سے بخوبی ظاہر ہورہا ہے کہ فعل بندہ کا نہین بلکہ فعل خداوند عالم کا ہے پس تمام حواس سے جو افعال ظاہر ہوتے ہین وہ حقیقت مین حکم الٰہی کی جلوہ گری ہوتی ہے اور دیکھنا و سننا اس بندہ کا مثل دید و شنید دیگر بندون کے نہین۔ کیونکہ دوسرے بندے طاقت بشری سے مجبور ہین۔ اور ولی اللہ اس قید سے آزاد۔ جیسا کہ حضور خود مقالہ سادس عشر فتوح الغیب مین ارشاد فرماتے ہین کہ بندہ جب قید اوصاف بشریت سے خلاصی پاتا ہے تو اسے صاحب کہتے ہین اور لقب اسکا صدیق اکبر ہوجاتا ہے اور اسے علم غیب عطا ہوجاتا ہے۔ اور تکوین اشیا بحکم خالق اشیا دنیا مین عطا ہوتا ہے اور آخرت مین بھی بے حساب انعام و اکرام کا مستحق ہوجاتا ہے۔

اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ محبوبان الٰہی کو پکارنا دور و نزدیک یکسان ہے۔ کیونکہ جب عنایت ایزدی سے انکو علم مغیبات کا عطا ہوگیا اور تکوین اشیا انکا وصف بنگیا

پس یا شیخ کہکر حضور سے عرض کرنا جائز بلکہ واجب ہے کیونکہ اگر یقین اس امر کا نہیں تو خلاف حدیث قدسی و فرمان حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے ہوگا۔ جو گمراہی پر دال ہے۔

دوم طلب کرنا شے کا خدا تعالیٰ کیلئے یہ معنی رکھتا ہے کہ بزرگان کرام اور خوشنودی رب العٰلمین پر جو عطا فرماتے ہیں نہ عوض کسی خدمت یا کسی قرابت و سلسلہ نعوذاً کسی چیز کے یہ باعث رفع درجات کا محبان خدا کے لیے ہوتا ہے جیسے کہ بھوکے کو کھلانا پیاسے کو پانی کا پلانا۔ بیمار کا علاج کرنا اور گمکردہ راہ کو راہ بتانا یا مدیون کا قرضہ ادا کرنا۔ یا کسی حاجتمند کی حاجت روائی کرنا۔ موجب خوشنودی خداوند عالم ہے ویسے ہی محبان خدا کے دربار سے سائلوں کی حاجت روائی باعث اجر عظیم و خوشنودی رب کریم ہے۔

اصل یہ ہے کہ جب کوئی سائل کسی عارف باللہ کی معرفت سوال کرتا ہے تو وہ عارف باللہ بہت خوش ہوتا ہے کہ اس سائل سے مجھے یہ عبادت و سعادت کرنی ہے جسکے سبب سے قرب الٰہی زیادہ حاصل ہوا جیسا کہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں جب کوئی سائل حاضر ہوتا تو آپ فرماتے مرحبا بحامل زادی الی الآخرۃ جزاک اللہ یعنی اے بلا اجرت ہماری چیز دنیا میں لیکر میدان میں رکھیگا۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص کوئی چیز سائل کو دیتا ہے وہ محتاج قیامت کے روز اٹھے یہ ... میں رکھیگا اگر یہ مسئلہ ان کو معلوم ہوتا تو یقین ہے کہ کبھی سائل کو ناکام رخصت نہ کریں اور پکارنا اولیاء اللہ کا فتح الباب اور قبولیت دعا ہے یعنی اللہ انکے پکارنے والوں پر باب رحمت کھول دیتا ہے۔ اور اگر ... سے ثابت ہے کہ جب تمکو حاجت ہو تو ہمارے ذریعہ سے دربار الٰہی میں دعا کرو۔ خداوند تعالیٰ قبول فرمائیگا۔

نفحات الانس میں شیخ المشائخ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مریدوں کو فرمایا کہ بحکم خدا ہمارا نام بھی موجب امان ہے۔

نص ... نجم المرسلین نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ایک اندھے سے ارشاد فرمایا کہ درگاہ جناب باری میں یوں طریق دعا طلب کر کہ اے خداوند عالم میں تجھ سے سائل ہوں۔ اور تیری طرف متوجہ ہوں۔ تیرے حبیب کے وسیلہ لایا ہوں۔ اور یا محمد میں آپکا وسیلہ کرتا ہوں اپنے رب ... میں عرض کیجئے کہ میری دعا قبول ہو۔

اس نابینا نے حسب الارشاد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کیا۔ پروردگار عالم نے اسکی حاجت پوری کر دی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں تحریر فرمائے ہیں کہ اس وصف یاد شناسانے سے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو بڑا اتصال ہے یعنی جب کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرتا ہے حضور انکے پاس ہوتے ہیں ایسا ہی وارثان حضرت جو مقام فنا فی الرسول سے گذر کر فنا فی اللہ سے عبور کر کے باقی باللہ ہو جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہی صفات آئینہ جلوہ گر ہو جاتی ہیں چونکہ قطب الاقطاب محبوب اکرم سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے اعلیٰ درجہ میں ہیں انہیں کو ... کی طرح صورت نہیں ہوتی حضور کا ... کہ ہر وقت ضرورت میرا نام پکارے بفضل خدا اسکی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

دافع ... کہ اگر ایسا نہیں تو پھر ... حضور کو بغیر معراج کے بے معنی ہے پکارنے کا آپ نے جب ہی حکم فرمایا ہے کہ ... ہیں۔ آپکا ارشاد ہے کہ جو میرا نام لیکر پکارے ... بحکم خدا اسکی تنگی دور کرتا ہوں اور اسکی حاجت پوری کرتا ہوں۔

کتاب بحر الانہار اور در مختار میں جو بعض علماء نے کلمہ شیئاً للہ سے انکار کیا ہے وجہ اسکی علامہ شامی نے یہ بیان کی ہے کہ انہوں نے معنی شیئاً للہ کے یہ سمجھے ہیں کہ خداوند عالم کو شے کی حاجت ہے اسلئے یہ لفظ کفر ہے مگر علامہ شامی نے خوب جواب دیا ہے کہ یہ معنی ہرگز مراد نہیں۔ بلکہ حقیقی معنے یہ ہیں کہ واسطے اکرام اللہ تعالیٰ کے مراد ہیں۔ ایسی حالت میں شیئاً للہ کہنا مستحب ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص کوئی چیز کسی سے مانگتا ہے تو یہ کہکر مانگتا ہے یعنی بواسطے رضامندی و اکرام مولیٰ مجھے یہ چیز دو۔ اور یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اسکی حاجت ہے۔ ... آواز دور سے دیکھنا و سننا صحابہ کرام کی شہادت سے ثابت ہے۔ دیکھو امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے پکارے یا ساریۃ الجبل الجبل یعنی اے ساریہ (نام امیر لشکر) ... بیٹھے پہاڑ کو پشت پر لو یعنی پہاڑ کی آڑ میں آؤ۔ لوگ سنکر حیران ہوئے۔ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ امیر المومنین خوب فرما رہے ہیں۔ اسوقت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا ...

آپنے فرمایا کہ امیرالمؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساریہ کی فوج کو کفار کے گھیرے مین دیکھکر پکار کر حکم فرمایا کہ تم پہاڑ کے پیچھے ہو جاؤ۔ جب اُس لڑائی سے ساریہ واپس آئے تو لوگون نے اُن سے دریافت کیا تو ساریہ نے کہا کہ واقعی جمعہ کے روز صبح سے دوپہر تک ہم لڑتے رہے اور جب سورج نصف النہار سے گزرا تو کفار کا زور ہوا۔ اتنے مین ایک غار سے ہمکو امیرالمؤمنین کی آواز سنائی دی کہ پہاڑ کی آڑ مین ہو جاؤ جب ہمنے ایسا ہی کیا تب اُسیوقت اسلام کی فتح ہوئی۔ اس معاملہ مین ایک ماہ کے دور دراز راستہ سے موقع جنگ کو دیکھنا اور پھر آواز مبارک سے کارزار مین انکو مطلع کرنا اولیاء اللہ کا کام ہے۔ اور پکارنا ہر ایک صحابہ کرام کا غزوات ملک شام مین بوقت جدال وقتال یا محمد یا منصور آمِتْ آمِتْ۔ یا جیسے غزوہ یرموک مین یا غزوہ مرج القبائل مین ہر ایک اصحاب کا یہی شعار تھا یا محمد یا محمد انزل النصر انزل النصر جملہ واقعات فتوح شام کے ایک سے ایک موجب تشفی اہل ایمان ہین بس جو منکرین کشف انبیاء عظام و کرامات اولیاء کرام کے ایسے وجوہات مرجوعہ کے ساتھ دلیل شرعی کا انکار کرتے ہین یہ محض عناد ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ علم غیب نام ہے اُس علم کا جو اس واہمہ سے برتر ہو سو وہ علم شریعت ہے۔ اور علوم نبوت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سب ختم ہو چکے ہین۔ ان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارثون پر ان علوم کا فیض قیامت تک جاری رہیگا۔ (باقی آئندہ)

وفد شروانی کی اسلامی خدمات

خدائے کریم اجر جزیل کرامت فرمائے حضرات امرائے شروانی کو جنکی دریا دلی سے وفد شروانی اسلام کی خدمات انجام دے رہا ہے پرستاران اسلام یہ معلوم کرکے نہایت مسرور ہونگے کہ جناب مولانا مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب ناظم وفد شروانی و طبیب بستی سہاور ضلع ایٹہ امرائے کرام ادام اللہ تعالیٰ نصرہ کی مالی معونت سے تبلیغ کے و اُس مین خاص طور سے منہمک ہین۔ ہم خوشخبری ذیل مین شائع کرتے ہین۔ یہ ان نومسلمین کی ہے جنھون نے گذشتہ ایام مین ناظم صاحب ممدوح کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیون کی ثابت قدمی اور انکو استقامت عطا فرماوے۔

بات زیادہ باعث خوشی ہے اسلئے کہا جاتا ہے کہ اگر آج ہمارے دوسرے امرائے اسلام کی مساعی جمیلہ اسلام کی خدمت پر منعطف ہو جائین تو اسلام کی حقانیت اپنی غیر معمولی کشش سے کچھ کر دکھائے۔ اب باتین بنانے کا وقت نہین ہے کام کا وقت ہے۔ جو لوگ جہان و چنین مین مصروف ہین وہ اسی دھن مین ختم ہو جائینگے اور درمیان مقصد فوت ہو جائیگا۔ ہر اعتبار سے وفد شروانی قابل اعتبار ہے۔ و لدادگان تبلیغ کو انکی مالی امداد کرنا چاہئے اس وفد کے ارکان وہ حضرات ہین جو راہ مولیٰ مین انتہائی بڑی بڑی مالی قربانیان کر چکے ہین۔ اُن حضرات کو صرف مذہب مہذب کی خدمت کرنا ہے۔ اس ضروری گذارش کو پڑھکر فہرست نومسلمین ملاحظہ فرمایئے۔ تمام اسلامی لکھدیئے ہین۔

(۱) انیسہ خاتون (۲) محبوبہ خاتون۔ (۳) نفیس خاتون (۴) شوکت علی (۵) محمود علی (۶) عنایت اللہ (۷) رحمت اللہ (۸) شریف (۹) رحیمن (۱۰) کرامت اللہ (۱۱) کرامت حسین (۱۲) دین محمد (۱۳) عبداللہ (۱۴) عطاء اللہ (۱۵) نور محمد (۱۶) بدرالدین (۱۷) صادق حسین۔ (۱۸) مسماۃ مقصودہ (۱۹) مسماۃ سلیمن (۲۰) کریم اللہ۔

گیارھوین شریف کی کرامات

ہمکو معلوم ہوا ہے کہ گیارھوین شریف کے موقع پر آگرہ مین وعظ کے جلسے کثرت سے ہوئے تھے۔ کہ جن مین مولانا مولوی قاضی محمد احسان الحق صاحب نعیمی ناظم جماعت رضائے مصطفےٰ کی ولولہ انگیز تقریرین شہر مین خوب ہی کی گئین۔ اس زمانہ بہار مین یہ خاص بات دیکھنے مین آئی کہ بعض دیہات کے ملکانی راجپوت جو مرتد ہو گئے تھے وہ دفتر جماعت مبارکہ مین آ رہے تھے اور ایام ارتداد کے مصائب و آلام بیان کرتے تھے اور علمائے کرام کو اپنے دیہات مین لیجانے کی استدعا کرتے خاص تاریخ الربیع الآخر کو رکابگنج مین میان احمد علی صاحب کے یہان جو جلسہ وعظ تھا وہ اس وجہ سے خصوصیت کیساتھ قابل ذکر ہے کہ اُس مین راجپوت مرتدین کثرت سے شریک تھے۔ جناب ناظم صاحب ممدوح نے اپنے پر لطف بیان مین اسلام کا دوسرے مذاہب سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی خوبیان اس عمدہ طریقہ سے بیان فرمائین جو عام لوگون کے ذہن نشین ہو گئین خصوصاً مرتدین پر اس بیان کا خاص اثر پڑا۔ بعد ختم بیان اُن لوگون نے کہا کہ ہمنے ابھی ابھی

اس سے پہلے بھی نہین سنا تھا کہ زیر تلوار یہ ہوئے ہون لیکن ہمین یقین ہے کہ مسلمان سچا مذہب ہی۔ اس کا صدق بیان سے وہ ایسے متاثر ہوئے کہ سب کے سب بلا جبر و ناتب ہوکر مشرف باسلام ہوگئے۔ اب وہان سے دیگر مذہب کے متعلق خبرین آ رہی ہین کہ وہ آریہ گروی سے بیزار ہین اور انہین سنت دنگا فساد جا ہوا ہی۔ سچ ہی کہ اسلام کے سوا کسی دوسری جگہ ان کو امن نہین مل سکتا ہی

دیسی ریاستین

تاجدار دکن مرچین خریدتے ہین

اخبار انگلستین مین یہ واقعہ چھپا ہی کہ اعلیحضرت حضور نظام عالیمقام خلد اللہ ملکہ شاہزادگون کے ساتھ شہر مین تشریف لے جا رہے تھے حضور نے ایک دوکان کے سامنے موٹر ٹھہرالیا جہان ایک غریب بڑھیا مرچین بیچ رہی تھی۔ آپنے ایک روپیہ کی مرچین خریدین اور انکو امرا کے پاس بھیجین جو حضور کی خاص عنایت کے ساتھ ایک خوانچہ مین نمایان شہرت رکھتے تھے۔ ان مرچون کے ساتھ ایک خط تھا جسمین ایک رقم مرچون کی قیمت کے طور پر درج تھی امرا نے یہ عطیہ قبول فرمایا اور روپیہ بھیجدیا جو غربا کی امداد مین صرف کیا جائیگا۔

اعلیحضرت نظام کا فعل بلاشبہ قابل تعریف ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ فضول خرچی کو انتہائی کوششون سے بند کرنا چاہتے ہین۔

ریاست اودیپور میواڑ

ہم جانتے ہین کہ میواڑ کی موجودہ حالت پر اپنے چند خیالات پیش کرین جنکو ہم مرتب کر رہے ہین۔ اسوقت ہم یہ لکھنا چاہتے ہین کہ سرکار حضور مہارانا صاحب بہادر بالقابہم والی میواڑ جو حیثیت سے راجپوت قوم مین ایک ممتاز اور قدیم خاندان کا اعزاز رکھتا اور اس پیرانہ سالی مین اپنی خداداد و زبردست دماغی طاقت اور دوست دنیا کی تجربہ سے حکمرانی کے بہترین اوصاف اور غیر معمولی تدبر و لیاقت رکھتے ہین۔ دہلی تشریف لانے ہوئے ہین۔ حالات گردوپیش کو بھی ملحوظ پذیر ہون

لیکن بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہی کہ سرکار حضور مہارانا صاحب بہادر بالقابہم مین جو اوصاف ہین اگر ان اوصاف پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو یہ بخوبی واضح ہوجائیگا کہ جو کچھ ذات ہمایونی کے ساتھ عمل کیا گیا وہ مبنی بر مصلحت وحق رسانی ثابت ابعد المقام ثابت ہوا۔ دہلی اسوقت حکومت ہند کا پایۂ تخت ہی۔ اسکے بعد وہ اور بھی کوئی خالی نہ گیا۔ لارڈ ریڈنگ بالقابہم کی گورنمنٹ جو اہل ہند کے لئے امن و سلامتی کی ضامن ہی ابھی انکے سر پرست طبع سلیم کے جوہر دکھا رہی۔ لوگون کے جو سلطنت انگریزی گورنمنٹ کے تحت حکومت زندگی بسر کرنا چاہتے ہین جذبات پامال نہ کریگی۔ مہارانا فتح سنگھ صاحب بہادر ان افراد مین ہین جنپر ہندوستان کے ہندو فخر کرتے ہی ہین بلکہ مسلمان بھی جو اپنی تلوار کے دھنی مشہور ہین انکے ایک بہادر ہونے کی حیثیت سے قدر کرتے ہین۔ ہماری استدعا ہی کہ کام کی بات جہان دیکھی جائے وہ راستہ اختیار کرلیا جائے ملیاسی کشمکش مین خرابیان اور نقصانات ہین جسکا انجام یہ ہی کہ ایک دن میواڑ بھی تنگ ظرفی کا اظہار کریگا۔ اور جذبات مین ہیجان پیدا ہوجائیگا

ریاست کپورتھلہ

تاجدار عالیوقار کپورتھلہ کا ورود مسعود

نہایت خوشی سے لکھا جاتا ہی کہ سرکار حضور ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر فرمانروائے کپورتھلہ دام اقبالہم ۷ نومبر کو سفر یورپ سے رونق افزائے دارالصدر ہوئے۔ رعایا مین جو جذبہ شادمانی پیدا ہوا وہ سرکار حضور کی ہردلعزیزی سے واضح ہی۔ اپنے جذبات اخلاص سے دبدبۂ سکندری سرکار حضور بالقابہم کا خیر مقدم کرتا ہی اور دعا کرتا ہی کہ یہ سرو باغ دولت ہزاران ہزار فرحت و طمانیت سے گلشن آرائے حکومت رہی۔ آمین

ریاست کپورتھلہ کی شان

ریاست کپورتھلہ کی شہرت اخبار کی دنیا مین جس قدر ہی اس سے اخبار بین حضرات خوب واقف ہین۔ یہان ہندو مسلمانون کا سوال عنقا ہے۔ ہندو مسلمانون مین برادرانہ سلوک اور الفت لازمی تعلیم مدت سے جاری۔ کونسل قائم۔ قائمقامان رعایا کو ریاست کا انتظام کرنے مین پوری پوری امداد ریاست سے ملتی ہی۔ رعایا خوشحال۔ حضرت سنائی نظمی مسعود مدعا ہے ریاست کو ہمیشہ کوئی نہ کوئی رعایت ملتی رہتی ہی۔ پانی کا انتظام نہایت اعلی و اثر دریس کی نعمت میسر۔ کنوؤن کا پانی میٹھا اور

بڑی زردتی کا انتظام نہایت اعلی۔ بازار اور سڑکین بہت صاف ستھری اور نہایت تعریف اچھی کہ گو یہ ہاتھ کے غیر اندہ مین بھی [illegible] میونسپلٹی کے کارکن ایماندار اور ہوشیار۔ عہدہ داران اور افسران کو ہمیشہ رعایا کا لحاظ و دستگیر رہتا ہی۔ لوٹ مار ڈاکہ زنی وغیرہ کی واردات مین شاذ و نادر ہی ہوتی ہین۔ غریب سے غریب شخص کا بھی اس ریاست مین پورا پورا انصاف کیا جاتا ہی کوئی زبردست سے زبردست بدمعاش بھی کسی کمزور سے کمزور شخص کو ہرگز کوئی نقصان یا ضرر نہین پہنچا سکتا۔ ہندوستانی ریاستون یا شہرون مین سوراج اصلی صورت مین دیکھنا ہو تو کپورتھلہ مین دیکھ لو۔ حکام کا سلوک و رعایا کی خوشحالی قابل تحسین یا ہین۔ سب حکام جسقدر اس ریاست مین ذیشان ہین سب ہی یہین کے رہنے والے اور اصل شہری ہین۔ کوئی عہدہ خواہ وہ کیسا ہی ذمہ داری کا کیون نہ ہو اسپر آپ ریاستی معززین کو ہی دیکھینگے جو جو ترقی۔ خوشحالی اور امن و امان یہان ہی۔ وہ سب ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہ اور آپکے لایق و فایق وزیر اعظم عالیجناب خیر مجسم خان بہادر دیوان محمد عبدالحمید صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای کے تدبر اور دانش و عنایات [illegible] کی بدولت ہی [illegible] حقیقی سے ہو جو خوبیان دیوان صاحب موصوف کی ہین انکا ذکر کرنا محال ہی۔ صورت کیسی بھولی بھالی۔ خوش رو۔ مزاج کیسا پر اخلاق اور قابل تقلید۔ لیاقت کیسی [illegible] ہین۔ کام کرنے مین تیز ہین۔ بے کسون اور بیکسون کے مربی ہین اور اگر آپکے رعب و داب اور انصاف نوشیروانی سے [illegible] مین ہر ایک شخص سے خواہ وہ کیسا ہی غریب مفلس بے کس اور بے مایہ کیون نہ ہو نہایت اخلاق سے پیش آتے ہین۔ کوئی شخص آپکے دربار سے نامراد واپس نہین آتا۔ کوئی افسر یا حاکم مطلق رشوت نہین لے سکتا اور بے ایمانی نہین کرسکتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہی کہ مجسم انصاف کی ایک بہت اعلی معزز ہستی ریاست مین بفضل خدا موجود ہی جسکے عہد مبارک مین بے انصافی ہونا قریب قریب ناممکن ہے۔ ہفتہ مین ایک دن خاص طور سے رعایا کے عام لوگون کو شرف ملاقات بخشنے کے لیے وقت کیا گیا ہو لہذا ہر کوئی شخص آپکے دربار مین بلا روک ٹوک طور پر آپ سے ملاقات کرسکتا ہے۔ اور اسطرح ہر جائز شکایت کو فوراً رفع کیا جاسکتا ہو۔ جس یوم مبارک سے [illegible] کو قلمدان وزارت سپرد کیا گیا ہو رعایائے کپورتھلہ کی خوشحالی اور سرسبزی مین چار چاند لگ گئے ہین۔ آپکی قدردانی اور

ایمانت مسلم ہی آپکا مذہب اسلام ہی لیکن ہندو مسلمانون مین وہ عزت ناموری اور محبت حاصل کی ہی کہ اس سے قبل کسی نے حاصل نہ کی ہے۔ سناتن دھرمیون کے لیے درخواست کرنے پر ایک قیمتی اور عالی شان قطعہ زمین جو ہزار ہا روپیہ کی مالیت کا تھا انکے حوالہ کیا گیا جہان سناتن دھرم سبھا کا بہت بڑا مندر تعمیر کیا گیا۔ آریہ سماجیون نے زمین لینے کیلئے درخواست دی۔ تو انکو بھی انکی پسند کے مطابق معقول قطعہ زمین ریاست نے دیدی۔ [illegible] خالصہ کے لئے عمدہ اور پر فضا قطعہ زمین تفویض کیا گیا۔ جہان بہت عالی شان اور وسیع ہال تعمیر کیا گیا اور وہان اب [illegible] گرنتھ جی کا پاٹھ باقاعدہ ہورہا ہی۔ حضرات اہل اسلام نے اپنی مسجد کے لیے زمین طلب کی انکو بھی ایک مناسب قطعہ زمین موزون موقعہ پر دیدیا گیا۔ اسیطرح [illegible] کا قابل ترین مدبر ملنا بہت مشکل ہی۔ جو ہندو مسلمانون مین یکسان طور سے ہر دلعزیز ہو۔ اسی ریاست مین اور خوبی دیکھئے کہ ہندو صاحبان کے لئے اہل اسلام کے معززین نے زمین کو پسند دیا اور اہل ہنود نے مسجد کے لئے روپے دیے۔

رعایائے کپورتھلہ کی خوش قسمتی ہے کہ جسکو ان صفات و موصوف ایسا عالی دماغ وزیر اعظم خدا تعالی نے بخشا ہو اگر دیوان صاحب موصوف ریاست کشمیر کی وزارت پر [illegible] ہون تو وہان آئے دن کے ہندو مسلم فسادات ختم ہو جائیں اور کل رعایا برادرانہ طور سے سرسبز اور شاداب ہو جائے۔ دونون جناب دیوان صاحب نے ریاست کا دورہ فرمایا اور جسوقت جناب والا شان علاقہ تحصیل بھولتھ مین تشریف [illegible] ہونے اسوقت رعایائے ریاست نے جس عقیدتمندی سے جناب کا استقبال فرمایا وہ اس ایڈریس سے بخوبی عیان ہو گا۔ جو اس موقع پر جناب کی خدمت اقدس مین پیش کیا گیا جسکی نقل درج ذیل کیجاتی ہے۔

سپاسنامہ بخدمت حضور فیض گنجور والا شان خان بہادر دیوان عبدالحمید صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای۔ وزیر اعظم ریاست کپورتھلہ۔

حضور والا سب سے اول ہم رعایائے سرکار دولتمدار اپنے آقائے نامدار سرکار حضور الانور اور خاندان سرکار والا سے اپنی عقیدت و وفاداری کا یقین دلاتے ہین۔

آج کا یوم [illegible] بھولتھ مین حضور کے ورود مسعود کی بدولت

ہم باشندگان تحصیل بحولتہ بلا استثنائے مذہب و ملت کے لئے یوم سعید اور روز روز عید سے کم نہیں۔ ہمارے علاقہ مین حضور کے قدم میمنت لزوم سے جو فرط انبساط آج ہم وفاداران سرکار کو حاصل ہے اسکے اظہار کے لئے ہماری قلم و زبان عاجز ہے ع

اے آمدنت باعث آبادی ما

اپنے جلیل القدر مہمان کا جسکے حسن انتظام سے ہماری گردنین زیر بار احسان ہین۔ استقبال اسکی شان کے شایان مصنوعی نمائش کی بجائے اپنی متاع عزیز یعنی ع

دیدہ و دل سے فرش راہ کرتے ہین

حضور انور نے جب سے قلمدان وزارت اپنے ہاتھ مین لیا ہے جس امن و امان کی زندگی ہم لوگ بسر کر رہے ہین اسپر ہندوستان کی وسیع آبادی اگر رشک کرے تو بجا ہے۔ حضور کے احسانات جو ہم لوگون پر اس قلیل عرصہ مین ہوے ہین انکی تفصیل کے لیے حضور ہی کا قیمتی وقت اجازت نہین دیتا۔ اسلئے اختصار پر اکتفا کیا ہے۔ مجلس عامہ کے اجرا سے ہمین آزادانہ اظہار رائے کا موقعہ حضور ہی کی بدولت ملا۔ پنچ اور پنچایتون کے نفاذ سے ہمین اپنے جھگڑے خود نپٹانے کی تعلیم حضور کا فیض ہے۔ حقیقتاً بینک ہائے زراعتی کے اجراء کا سہرا بھی حضور ہی کے سر زیب دیتا ہے جس سے ہمین کواپریشن کے زرین اصول کا سبق ملا۔ علاوہ ازین زراعت و تجارت کی ترقی جبری تعلیم کے احکام کے اجرا کیطرف حضور کی توجہ ہماری ہی بہتری و بہبودی کے لئے ہے۔ غرض چشم بصیرت کے لیے حقیقت نفس الامری ہے کہ ہماری رائے مین سر حضور پُرنور کا انتخاب اس عہدۂ جلیلہ کے لئے الہامی ہے۔ حضور والا ہم اس امر کو آشکارا کرنے کیلئے مجبور ہین کہ ہمارے الفاظ تصنع و مداہنت سے قطعاً مبرا و پاک ہین۔ بلکہ اظہار حقیقت کا فرض جو آج ہم پر عائد ہوتا ہے اس سے بھی قاصر ہی ہین۔

والا درجات ایک ضروری امر ہنوز باقی ہے۔ یعنی ہماری ضروریات جو حضور کی توجہ کے لئے ہدیۂ پیش کیجاتی ہین تاکہ اس چشمۂ فیض سے اور بھی زیادہ سیراب ہون۔ آخر مین ہم اپنا اور دربار گہربار سے عقیدت و وفاداری کا اظہار کرتے ہوے شب و روز سرکار عالی و حضور انور اور خاندان سرکار عالی و حضور کی درازی عمر صحت و بلند اقبال کے لئے ایک خالق ارض و سما کے حضور مین خلوص دل سے دست بدعا ہین۔

وفات حسرت آیات

بھل کے گل پھر نہ بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچون پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

معزز معاصر کپور تھلہ اخبار سے یہ خبر نہایت ہی رنج و اندوہ سے درج اخبار کی جاتی ہے کہ راجہ صاحب بہادر فرمانروائے منڈی کے مشکوئے معلی مین ۴ نومبر ۱۹۲۲ء کو فرزند ثانی پیدا ہوا۔ مگر قضائے الٰہی سے آپکی عمر نہ ہوئی۔ اور نومولود بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہنے کے بعد اس دار فانی سے ملک عدم کو رحلت فرما گیا۔ اس خبر وحشت اثر سے کپور تھلہ مین صدمہ محسوس ہوا۔ دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ جناب راجہ صاحب بہادر و جنابہ رانی صاحبہ دام اقبالہما کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ دبدبۂ سکندری نعم البدل کی دعا کرتا ہے۔

دار الریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور

گیارھوین شریف کی متبرک مجالس کا ذکر خیر ہم گذشتہ اشاعت مین شائع کر چکے ہین۔ پرستاران سرکار غوثیت نے تاریخ وصال حضور پُرنور محبوب اکرم سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی سترہ ماہ فاخرہ سے بھی غیر معمولی طور پر فیوض و برکات روحانی حاصل کیے شہر مین جا بجا جلسے اور دعوتین ہوئین۔ دھوم دھام سے عرس غوثیہ کیا گیا۔ محترم جناب خانصاحب مولوی منشی محمد شیر زمانخانصاحب بہادر ڈسٹرکٹ و سشن جج کے لایق و سعید صاحبزادگان جناب منشی محمد زمانخانصاحب اور جناب منشی محمد سلطان زمانخانصاحب زاد اللہ تعالیٰ عمراہم نے اول صبح کو ختم قرآن مجید کے اور نذر کا کھانا حاضرین کو کھلایا اور شب کو مجلس سماع سے حظ وافر حاصل کیا۔ جناب صاحب جج بہادر گو جج بہادر ہین لیکن آپکی قوت قدسیہ نے آپکو نور کا پتلا بنا دیا ہے اور آپکے فیضان روحانی سے صاحبزادگان کا جو نشو و نما ہوا ہے وہ فخر و رشک کے قابل ہے۔ ایسی سعید و اہل اولاد حقیقت مین فضل یزدی کی خاص نشانی ہے۔ انکی مزید ترقیات ظاہری و باطنی کی دعاؤن کے ساتھ ہم نے ختم دوسری مجالس کیطرف رجوع کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا سید شاہ قطب الدین صاحب عرف قطبی میانصاحب کے یہان کا جلسہ سترھوین شریف کا نہایت خلوص عقیدت سے ہوا۔ ۱۴ سے سترھوین شریف تک خوب جلسے ہوتے رہے۔ شہر کے اکثر مشائخ کرام و صلحاء ... بکثرت ... ہوتے ہے۔

پر بنجات کے قوال تسے تھے۔ آخر روز نیاز پاک کا کھانا کھلایا گیا۔ گو ہماری یہ قابلیت نہیں لیکن اپنے آقا سرکار غوثیت مدار کے غلاموں میں جانتے ہوئے اس تاریخ حسب معمول قدیم جلسۂ فاتحہ حضور غوث الوریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہمنے بھی اپنے فقیر خانہ پر منعقد کیا۔ جناب مولانا مولوی معوان حسین صاحب حنفی نقشبندی مجددی دامت فضائلہم نے مواعظ حسنہ سے حاضرین کی سامعہ نوازی فرمائی۔ مولے عزوجل کا شکر ہے کہ باوجود افلاس و غربت ہمارا شہر اکابران ملت سے اظہار خلوص و عقیدت میں پیچھے نہیں رہتا۔ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ ہر ایک مسلمان کو اپنے محبوب و مقبول بندوں کی سچی محبت سے مالا مال فرمائے اور انکے اسوۂ عمل کی تقلید کا خاص ذوق و شوق عطا کرے آمین۔

موسم کے اعتبار سے سردی بڑھ رہی ہے۔ اب دھوپ ناگوار نہیں ہوتی۔ کھانسی زکام کی لوگوں میں شکایت ہے۔ بجز اس معمولی شکایت کے خدا کے فضل سے امراض سے شہر پاک وصاف ہے۔ اس زمانہ میں میونسپلٹی اور اوسکے قابل و تعلیم یافتہ جفاکش متدین و متین افسر جناب عالی صاحبزادہ سید قدرت علی خانصاحب بہادر نے جو خدمتیں انجام دی ہیں انکے لحاظ سے کہا جائیگا کہ سیلاب کے بعد خطرات تھے کہ وبائیں پھیل جائینگی اور اکثر ایسا ہوا ہے لیکن اپنے فرائض کی ذمہ داری کو جس قابلیت و جفاکشی سے صاحب میونسپل افسر بہادر نے محسوس کیا ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ اقبال با اقبال سرکار ابد قرار شہر امراض سے پاک وصاف ہے۔ عموماً ہر روز شہر کی تمام سڑکیں طلوع آفتاب سے بہت پہلے صاف ہو جاتی ہیں اور جراثیم فاسدہ ہوا میں روانت پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ سردی گرمی کا کوئی اثر جفاکش میونسپل بہادر پر نہیں۔ وقت کی پابندی سے کام کرتے ہیں۔ [illegible] ہر ایک ماتحت اپنی جگہ مستعد ہے۔ اور کام نہایت اسلوبی سے انجام پذیر ہو رہا ہے۔

خلاصۂ خبریں

بریلی کی مشہور خانقاہ عالیہ نیازیہ [illegible] سجادہ نشین حضرت مولانا شاہ محی الدین احمد صاحب عرف [illegible] میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وصال و دنیائے تصوف کا ایک [illegible] احباب سے واقعات وصال معلوم [illegible] جناب [illegible]

کی ایک تحریر کا خلاصہ ذیل میں شائع کرتے ہیں جس سے واقعات وصال معلوم ہوتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ بتقریب عرس چراغ علیشاہ صاحب بمقام حسن پور جو بریلی سے تخمیناً سو میل ہے بحضرت قبلہ ورود متواتر شرکت عرس کیلئے تشریف لے گئے۔ اور شام کو خانقاہ شریف واپس تشریف لائے۔ اور رات کو جس وقت خانقاہ شریف میں تشریف لائے دیر تک تمام خدام حاضر رہے۔ ان سب کو علیحدہ کرکے دو تین دن جناب صاحبزادہ عزیز میاں صاحب قبلہ نظامی نیازی کو جاتے رات تک وصایائے سجادہ نشینی و تعلیم و تلقین فرماتے رہے اور اپنے خاص تعویذ سپرد کئے۔ اور اکثر نصیحتیں و وصیتیں کیں۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۹ء بروز اتوار صبح وقت روانگی عرس موصوف حضرت صاحب نے جناب صاحبزادہ عزیز میاں صاحب سے علیحدہ اظہار فرمایا کہ میرے رخصت ہونیکا وقت آگیا ہے اور تاکید فرمائی کہ کسی پر یہ راز اسوقت تک منکشف نہ کیا جائے جبتک خبر نہ ہو جائے۔ جناب عزیز میاں صاحب نے جب بحالت اضطراب خود ہمراہ چلنے کی آرزو کی تو فرمایا کہ کسی کو خانقاہ سے اپنے ہمراہ نہیں لیجاؤنگا بعدہ عزیز میاں صاحب نے حضرت صاحب سے خانقاہ شریف میں قیام فرمانے اور عزم شرکت عرس فسخ کرنے پر باادب اصرار کیا۔ مگر سرکار نے فرمایا کہ وہاں مجھے کچھ کام ضروری انجام دینا ہے اور مصلحت یہی ہے کہ خانقاہ میں ایسا ہو کیونکہ میں اپنے ہمراہ دو چار کو لیجانا نہیں چاہتا ہوں۔ صبح کو جب سب خاص متعلقین چھوڑ کر حسن پور تشریف لے گئے۔ تو نور میاں صاحب کو اپنے ہمراہ اس عرس سے لے گئے تھے کہ انکو وہ غزل یاد تھی جو انکو آخر وقت میں سنانی تھی۔ شام کو چراغ علی شاہ صاحب کی چادر میں شرکت فرمائی۔ اور اپنے جائے قیام پر واپس تشریف لائے تو دو شخصوں نے مسلمان ہونے کی درخواست کی تو فرمایا کہ یہ علماء کا کام ہے۔ پھر انکے اصرار پر انکو مسلمان کیا۔ اور بعد کو فرمایا کہ یہ ہمارا آخری کام تھا۔ اور فرمایا کہ سب کو اطلاع کردو کہ اب ہمارے رخصت کا وقت ہے سب صاحب میرا قصور معاف کردیں۔ اور میں نے بھی سب کا قصور معاف کردیا۔ پھر بعد نور میاں سے وہ غزل گانے کی فرمائش کی جسکا مطلع یہ ہے

بانشد ایمان مسلمان مصحف روئے علی
سجدہ گاہ ماست محراب دو ابروئے علی

[illegible] کیفیت شروع ہوا اور عالم کیفیت [illegible]

نور کی پاس مصرعہ کا اعادہ فرمایا جب دوسرا مصرعہ گایا گیا۔ سجدہ گاہ ما است
اسوقت حضرت صاحب بھی کھڑے ہو کر مصرعہ ثانی خود دہرانے لگے
یا اسی حالت کیفیت میں قبلہ رخ ہو کر سجدہ کیلئے جھکے اس حال
میں حضرت صاحب جھکنے سے پیشانی میں چوٹ نہ لگجائے حاضرین نے
دونوں جانب سے آگے بازوؤں پر سہارا دیا۔ اس رکاوٹ سے اول بار
حضرت صاحب رک گئے اور دوبارہ زبان مبارک سے مصرعہ ثانی اعادہ
فرماتے ہوئے سجدہ کیلئے جھکے۔ اسمرتبہ بھی لوگوں نے اسی طرح سے روکنا چاہا
مگر آپ نے دونوں بازوؤں میں ایک جھٹکا دیا کہ ان لوگوں کے ہاتھ چھوٹ
گئے۔ حضرت جھکے سجدہ گاہ ما است محراب ابروئے علی پڑھتے ہوئے
قبلہ رخ سجدہ میں گئے اور دفعتاً وصال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
اور سجدہ کرنے سے قبل ٹوپی اتار کر آدمی کے حوالے کر دی۔ کمر میں پیٹی
بندھی ہوئی تھی وہ کھول دی۔ جیب میں روپے تھے اور خلال تھا اور
دہن مبارک میں دانتوں کی بتیسی تھی یہ سب چیزیں نکالکر علیحدہ
کیں سجدہ کیا اور وصال فرمایا۔ جسد مبارک خانقاہ شریف لایا گیا اور
میں مزارات مبارک اپنے دادا حضرت نیاز بے نیاز علیہ الرحمۃ اور
اپنے والد ماجد حضرت تاج الاولیاء شاہ نظام الدین حسین قدس سرہٗ کے درمیان
دفن کئے گئے۔ تاریخ چہلم مبارک ۲۹ ربیع الآخر روز چہارشنبہ مقرر
ہوئی ہے۔ ہر مقام و درگاہوں پر ایصال ثواب کیلئے برابر قرآن خوانی
ہو رہی ہے۔

مشرق گورکھپور کا ایک معزز اخبار ہے اسکے دفتر میں آگ
لگ گئی جسکے حالات مشرق میں پڑھکر ہمکو سخت صدمہ ہوا۔ ہم اپنے
دیرینہ تعلقات سے جناب حکیم برہم صاحب قبلہ سے اظہار ہمدردی
کرتے ہیں۔ موصوف نے ملک و قوم کی جو نمایاں خدمتیں انجام دی ہیں
ان کے اعتبار سے ہندوستان کی اخباری برادری آپکے اس نقصان عظیم
میں ہمدردی ظاہر کر رہی ہے۔ ہم با ادب گورنمنٹ آف انڈیا
اور لوکل گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ وہ آپکی خدمات کو
سامنے رکھکر اس مشکل کو آسان کرنے میں مدد دیگی اور آتشزدگی
سے نقصان مشرق کا ہوا ہے اسکی تلافی کر دیگی جو اسکی شہرت و شوکت
کے اعتبار سے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ پریس کو اس سلسلے میں جلد
یک متفقہ آواز بلند کرنی چاہئے۔

راجہ کاسہ سپور ضلع مراد آباد میں ہے۔ راجکشن کمار صاحب
جنابی کی وجہ سے ہوئی جو سالانہ میلہ ہوا
منیجر بابو ہردے نرائن صاحب بہادر اسپیشل منیجر کورٹ آف وارڈس
مبارک سید ... اب جبین ... کورٹ اکثر ہندو مسلم
حکام ضلع کو بھی دعوت دی اور علاوہ ... مدعو کیا

اور دیگر تفریحات کے ایک نمائش زراعت کا بھی افتتاح فرمایا ہے چنانچہ
اس مرتبہ یہ نمائش نہایت کامیابی کے ساتھ ہوئی جسکے افتتاحی جلسہ
میں سید امین صاحب امروہوی مختار عام کورٹ رامپور کا سپاسنامہ بلا
ایک نظم پڑھی تھی جو نمائش کے حالات پر مبنی تھی۔ اسپشل منیجر صاحب بہادر
کی عمدہ کارگزاریاں بھی اس سے ظاہر ہیں

مولانا شوکت علی و محمد علی صاحبان کا ایک تار مورخہ ۱۳ نومبر کو
ساڑھے دس بجے دن کے مولانا عبد الباری صاحب کی خدمت میں
پہونچا ہے مظہر ہے کہ بی اماں مادر محترم علی برادران نے انتقال فرمایا
ملک کے ہر حصہ میں یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی گئی ہے۔

مہاراجہ ارمیندر سنگھ دیو بہادر والی ریاست چھتاری کو گورنمنٹ
نے حکومت کے پورے اختیارات عطا کر دیئے۔ ۲۰ دسمبر کو مسٹر اے ہا
آرگنیسی کے ہاتھ سے یہ رسم ادا ہوگی۔

ہز رائل ہائینس پرنس آرتھر کمنات ہندوستان آ رہے ہیں انکی ڈاک
کا پتہ رائل کیمپ انڈیا رجسٹرڈ کیا گیا ہے

مسٹر ظفر علی خانصاحب مالک اخبار زمیندار لاہور ۵ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء
کو پانچ سال کی طویل قید سے رہا کر دیے گئے۔

ہز اکسیلنسی ویسرائے بالقابہ ۱۰ سے ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء تک کسی
تاریخ میں یونیورسٹی علیگڑھ میں تشریف لائینگے۔

گورنر بہادر صوبجات متحدہ فروری سنہ ۱۹۲۵ء میں علیگڑھ رونق افروز
ہونیوالے ہیں۔

مدرسۃ العلوم علیگڑھ (مسلم یونیورسٹی) کالج کی پنجاہ سالہ جوبلی ۱۹۲۵
کو منائی جائیگی اور کنووکیشن بھی اسی روز منعقد ہوگا۔

مسٹر علی امام صاحب کی نسبت اخبارات مضامین لکھ رہے ہیں کہ مسئلہ برار
کے تعلق آپکی تمام کوششیں رائیگان گئیں اور ولایت کی گورنمنٹ نے
کوئی اثر نہ لیا۔ دس بارہ لاکھ روپے کے قریب روپیہ خرچ کرنے پر اور انتہائی
جد و جہد کے باوجود کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

خان بہادر حکیم احمد سعید خانصاحب جو دہلی کے ایک مشہور یونانی
حکیم اور جناب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے رشتہ کے بھائی تھے
افسوس ہے کہ طویل علالت کے بعد انتقال فرمایا۔ حکیم صاحب مرحوم کئی سال
تک دہلی میں میونسپل کمشنر اور آنریری مجسٹریٹ رہ چکے تھے اور ملک
اور پبلک دونوں میں یکساں طور پر ہر دلعزیز تھے۔

ایران و افغانستان میں ایسے تغیرات ہو رہے ہیں کہ جن سے دونوں
ترقی یافتہ قوموں کے دوش بدوش چلنے کے آثار پائے جاتے ہیں۔ جدید
تبدیلیوں سے مقصد یہ ہے کہ ملک میں آزادی حاصل ہو جس میں
کسی غیر کو کوئی دخل نہو۔

ممالک غیر کی دلچسپ خبرین

انگلستان کا جدید کابینۂ وزارت

جدید کابینۂ وزارت کے چند ارکین کی فہرست درج ذیل ہی

مسٹر بالڈون - وزیر اعظم - لیڈر دیوان عام

لارڈ برکن ہیڈ - وزیر ہند - مسٹر چرچل خزینہ دار اعظم

مسٹر این چمبرلین - وزیر خارجہ - لارڈ سالسبری -

لارڈ پریوی سیل

لارڈ کرزن - لارڈ پریزیڈنٹ آف کونسل و لیڈر دیوان خاص -

لارڈ کیوز - لارڈ چانسلر - مسٹر ڈبلیو جانسن ہکس - وزیر امور داخلہ

سرلیمنگ ورتھنگٹن ایوانز - وزیر جنگ - سر سیموایل ہور - وزیر پرواز

مسٹر ڈبلیو سی برجمین - فرسٹ لارڈ آف ایڈ مائرلٹی -

سرفلپ لائڈ گریم - صدر ایوان تجارت - مسٹر نیولی چمبرلین - وزیر صحت

سرجان گلمور - وزیر سکاٹ لینڈ - لارڈ آسٹس پرسی - صدر ایوان تعلیم

سر آرتھر سٹیل میٹ لینڈ - وزیر عمال - مسٹر ڈگلاس ہوگ اٹارنی جنرل

مسٹر ای - ایف - ایل - وڈ وزیر زراعت -

لفٹنٹ کرنل ایمری وزیر مستعمرات متعین کئے گئے ہین -

امیر علی بن حسین

البلاغ بیروت لکھتا ہی کہ امیر علی خلف شریف حسین جو آجکل جدہ مین پناہ گزین ہین لشکر نجد کے مقابلے کیلئے جیشیون کا ایک لشکر تیار کر رہے ہین کیونکہ انہین شاہ ابن سعود کے حملہ کا خطرہ دامنگیر ہے -

آئندہ شریف مکہ

اخبار مذکور کا بیان ہی کہ عالمگیر جنگ کے دوران مین جب شریف حسین نے بغاوت کرکے سلطان المعظم خلیفۃ المسلمین سے انحراف و سرکشی کی تھی اُس زمانہ مین مرحوم سلطان محمد رشاد نے علی حیدر پاشا کو شریف مکہ مقرر کرکے بھیجا تھا اور پاشائے موصوف ملک شام مین اس امر کے منتظر تھے کہ ترکی فوجین شریف حسین پر غالب آجائین تو مکہ پہونچکر زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لے لین لیکن اُسوقت مشیت ایزدی اسکے خلاف تھی اور ترکون کو شریف حسین کے استیصال کا موقع بہم نہ پہونچ سکا اسلئے علی حیدر پاشا آستانہ کو واپس چلے گئے تھے اب سلطان ابن سعود نے علی حیدر پاشا موصوف کو تار بھیجکر طلب کیا ہی اس سے سلطان ابن سعود کے ارادون پر کچھ روشنی پڑتی ہے

مکہ معظمہ کے قریب لڑائی

یہ خیال کہ شریف حسین کی فوجون نے مکہ معظمہ کو بغیر لڑے بھڑے چھوڑ دیا صحیح نہیں ہے - اخبار البلاغ ناقل ہی کہ خاص مکہ معظمہ مین تو نہین مکہ کے قریب ایک پہاڑ موسومہ کبکب پر جنگ ہوئی جسکے بانی مبانی خود حامیان شریف حسین تھے - جنہون نے نجدی لشکر پر بے تحاشا آگ برسانی شروع کردی لیکن باوجود اسکے کہ نجدی لشکر دامن کوہ مین تھا اُنہون نے بے نظیر شجاعت و جوانمردی سے پہاڑ پر چڑھنا شروع کردیا اور پہاڑی کی چوٹی پر پہونچکر دشمنون کو بھگا دیا - مکہ مین لشکر نجدی کی تعداد فی الحال پندرہ ہزار ہے -

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ

مشعر اطلاع اُس تاریخ کے جو سماعت اپیل کیلئے مقرر کیگئی

(آرڈر ۴۱ - قاعدہ ۱۴)

نمبر اپیل ۶ سنہ ۱۹۲۴ء بعدالت جج بدایون ضلع بدایون

بھولا ناتھ ولد چھید لال قوم کایستھ خود و ولی سرپرست بہاری پسر نابالغ رامان چرن ساکن نقلاپور پرگنہ سلیم پور اپیلانٹ

بنام مسماۃ سنا کنور وغیرہ

اپیل بنا راضی ڈگری نمبری ۲۷ سنہ ۱۹۲۳ء عدالت سب جج بدایون بمقام بدایون مورخہ ۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء

نمبر ۱ بانکے لال ولد گنگارام قوم کایستھ ساکن موضع گور پرگنہ ضلع بریلی

نمبر ۲ درگا سنگھ ولد سندر لال قوم کایستھ ساکن حال ملازم جنگی پلٹن ریاست رامپور -

نمبر ۳ منشی ننانند ولد منشی جیون سہا قوم کایستھ ساکن بریلی محلہ جوگی نویس بیچی گلی نمبر ۴ منشی گوپال ولد منا لال قوم کایستھ ساکن شاہ پور ضلع ہردوئی - رسپانڈنٹ -

مطلع ہو کہ اپیل بنا راضی ڈگری مذکور الصدر اس مقدمہ مین اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت مین درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۱۸ - ماہ فروری سنہ ۱۹۲۵ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہی اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا مین جواب سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اُسکی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری مین کی جائیگی - آج بتاریخ ۱۳ - ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۴ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا -

(دستخط بخط انگریزی)

شعر و سخن

نعت شریف حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
من تصنیف لطیف اعلیٰ حضرت قدر قدرت ہز اکزالٹڈ ہائنس
حضور نظام عالیمقام خلد اللہ ملکہ

شد و یار بتماشائے تو ما رسول کریم
معراج عشق و محیط علوم [illegible]
طراز عرش بریں زیب کرسی [illegible]
شہباز قدس نبوت بمنابر [illegible]
نعلین و عین عنایات [illegible]
ریاض ہجر تو از ہر علاج [illegible]
گذشت کوشش توام [illegible]
رہ روش رفت [illegible]
بدانکہ جبل متین خدا یہ مذہب ما
زہے محمد و محمود و احمد و حامد

تارہ در شبانہ علاء رسول کریم
منادۂ سلسلۂ ضیاء رسول کریم
ہمائے کنگرۂ ارتقاء رسول کریم
ز عقد غم دوا و الورا رسول کریم
کو دو اس وفا دارا رسول کریم
مسیح نام تو بادت دوا رسول کریم
[illegible] یار رسول کریم
[illegible] صفا رسول کریم
شفیع [illegible]

اگرچہ شاہ عشق است لیکن اے عثمان
ہم از خدا نے جدا شد جدا رسول کریم

(دیگر)

عشقے بدلم ہست ز سر دار مدینہ
چون مسکن آن مطلع انوار خدا ہست
یک لمحۂ عنبر بدماغم برسان زود
اے شیخ ترا جنت فردوس مبارک
از مہر نہ دیدی رحمت ملک مدینہ
اے ساقی کوثر ز فیوض تو بخواہم
از عرش بہ ہر شام و سحر [illegible]
عمریست کہ مستم بدما جان [illegible]
باشد چہ فلک عرش بریں [illegible]
ہر خاک نشین [illegible] است [illegible]

یارب بسرم کن بہ سرکار مدینہ
نور است عیان از در و دیوار مدینہ
اے باد صبا زان گل بخار مدینہ
باشم من شوریدہ و گلزار مدینہ
[illegible] از سر سوئے بازار مدینہ
این تشنہ دہن شربت دیدار مدینہ
افواج ملائک شدہ [illegible] مدینہ
جویندہ و مشتاق و طلبگار مدینہ
او صل علی رفعت و انوار مدینہ
قبر است بہ سر سایۂ اشجار مدینہ

از لطف کرم شہ لولاک عجب نیست
عثمان بہ سی اگر تو بہ دربار مدینہ

غزل از جناب نواب فصاحت جنگ حضرت جلیل

استاد اعلیٰ حضرت حضور نظام عالیمقام خلد اللہ ملکہ

[illegible]
وہ آنکھ [illegible] کیا کسی کو ہوش [illegible]

ایسا رنگ گل ہو بناتی ہے جو بازی
[illegible] کے پردہ میں بھی رہتا ہے [illegible]
دکھاتے ہیں [illegible] حقیقت [illegible]
کسی کی یاد کسی کے خیال [illegible]
کھلا ہی [illegible] خوشی [illegible]
[illegible] جام [illegible] کیا کہوں [illegible]
وہ مست ناز ہیں ان پر [illegible] الزام

[illegible] تھا
[illegible] کسی [illegible]
حیات [illegible] تھا وہ بے [illegible]
[illegible] اپنا بھی مجھکو ہوش نہ تھا
وہ جانتے ہیں کہ گویا [illegible] ہوش نہ تھا
[illegible] کوئی اور [illegible] ہوش نہ تھا
جو کچھ کہو تو یہ کہتے ہیں مجھکو ہوش نہ تھا

کیا جلیل کو یاروں نے سنت میں بدنام
وہ اپنے حال میں تھا مست بادہ نوش نہ تھا

(دیگر)

عضب ہے [illegible] تنگ [illegible] لہو میرا
[illegible] کہتا ہے [illegible]
[illegible] تیغ [illegible] یارب
خوشی ہوں کیوں [illegible]
چمن کی سیر کو [illegible]
[illegible] تیری ادا [illegible] قاتل
[illegible] ہیں ہزار
اس اتفاق کی حسرت ہی [illegible]
[illegible] دیدہ [illegible]
یقین ہے راز [illegible] فاش ہو خنجر [illegible]
وہ غبار دشت جو [illegible] زبان [illegible]
نسیم لطف آئی کے [illegible] جلیل

وہ چاہتے ہیں کہ خنجر ہو سر خود میرا
لگا ہے منہ سے جو سا غر ہے لہو میرا
کو زخم دل [illegible] رفو میرا
[illegible] آرزو میرا
[illegible] ہو میرا
[illegible] خنجر ہو گلو میرا
[illegible] وضو میرا
[illegible] خنجر ترا گلو میرا
[illegible] آبرو میرا
[illegible] روز دگار تو میرا
نہال ہو گئے سب [illegible] لہو میرا
[illegible] آرزو میرا

غزل از لسان الملک حضرت ریاض خیر آبادی

بھول جائیں گے خدا کی [illegible]
کام آئی ہے مرے میری دعا میرے بعد
نہ رہا میں تو بنی حشر [illegible]
آشیانے میں نعش خانۂ صیاد [illegible]
نہ رہو شوخ حسینوں کی وہ دل [illegible]
عشق شیخ کو جینے میں تکلف نہ رہا
کون پہلو میں جگہ دے کے پہلو دیگا
اب جو ہو حشر مری انجمن ماتم کا
گزرے گئے ہی [illegible]
اے صبا نہ تھا میں [illegible]
نہ وہ شوخ نہ [illegible]
[illegible] ریاض

یاد آئیگا تو ان کو بھی خدا میرے بعد
سب سہنا پیٹھے ہے اہل وفا میرے بعد
کہ جنازہ کس طرح حشر اٹھا میرے بعد
ہو گئی اور زمانہ کی ہوا میرے بعد
کون کیا نہ رہی یاد وفا میرے بعد
[illegible] ہو شہر با میرے بعد
[illegible] دل تو [illegible] میرے بعد
رنگ لائی ہو قیامت [illegible] میرے بعد
کبھی خالی نہ رہا جام [illegible] میرے بعد
جاتے کبھی آتی ہے [illegible] میرے بعد
[illegible]

دنیا کے عیش و عشرت قائم رکھنے کیلئے عمدہ نمبر

عورتون کیلئے چندر پربھا گولیان

بے وقت خون جاری رہنے رطوبت سفید کے نکلنے اور دیگر وجوہات سے
جب عورتون کا جسم کمزور ہو جاتا ہی اور وقت حمل کے قرار نہیں پکڑ سکتی ہیں
اسمین وجوہات سے اسقاط حمل بھی ہو جاتا ہی ایسے ایسے موقعون پر یہ گولیان
اکسیر کا کام دیتی ہین۔ یہ گولیان حمل کو درست کر کے بچے کو تندرست بنا
دیتی ہین اور دودھ کی قلت کو دور کر کے دودھ زیادہ کرتی ہین۔ علاوہ ازین رحم درد
کے سوا کی جس میں زخم، کلائی خصیہ اور بواسیر خونی و بادی کو بھی نابود کرتی ہین
قیمت فی ڈبیہ ۱۶ گولیان ۸ یوم کی خوراک ہوتی ہی ۱ علاوہ محصول ڈاک

مردون کے لئے آتنک نگرہ گولیان

جسم کی ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہین منی اور خون کو درست اور زیادہ کرتی ہین
قوت ہاضمہ کو تیز کرتی ہین۔ بائتھ۔ پیر اور کمر کا درد اور سینہ کی کمزوری تو
حافظہ کی کمی اور پرانا سوزاک وغیرہ امراض کو تھوڑے ہی دنون مین دور کر کے
جسم کو طاقت ور توانا اور مضبوط بناتی ہین۔ چہرہ کو پر رونق اور بشاش کر دیتی ہین
مرض احتلام۔ جریان، نامردی وغیرہ وغیرہ کو بالکل نابود کر دیتی ہین ہزارون
مریض صحتیاب ہو چکے ہین اور تمام دنیا کے عوام الناس ان سے مستفید ہو رہے ہین۔
قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیان عہ علاوہ محصول ڈاک۔

بچون کے لئے بال متر گولیان

بچون کی تندرستی کو قائم رکھکر ان کو مضبوط بناتی ہین بچون کے خاص امراض
بخار اور کھانسی۔ قے پیٹ کا بڑھنا جسم کا زرد ہو جانا یا جسم کا سوکھتے جانا
وغیرہ وغیرہ امراض جو ہوا کرتے ہین ان کے لئے یہ گولیان اکسیر علاج ہین ان کے
استعمال سے بچون مین تیزی اور پھرتی پیدا ہوتی ہی اور ان کے نشو و نما مین ترقی
اور جسم کی بناوٹ مین مضبوطی روز بروز زیادہ ہوتی ہی۔ آپ خیال کیجئے کہ
جب بچے تندرست رہتے ہین تو خوشی مین آکر سب کو خوش کرتے ہین بچے
سب کی خوشی کا باعث ہین قیمت فی ڈبیہ ... گولیان عہ علاوہ محصول

ملنے کا پتہ۔ وید شاستری منی شنکر گووندجی
آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

نو ایجاد جرمنی خضاب لبشکل قرص

آجکل ہندوستان مین مختلف قسم کے خضاب جاپانی وغیرہ جو بشکل سفوف
استعمال ہوتے ہین ان مین یہ نقص تھی کہ ایک عرصہ کے بعد کیمیاوی خضاب
پیدا ہو جاتے جس سے رنگ مین خرابی واقع ہوتی تھی بنا برین ہم نے بطور
خاص ملک جرمنی سے خضاب بشکل قرص تیار کرا کے منگوایا ہی جس کے موجد نے
نقص اجزا کو علحدہ علحدہ تقسیم کر دیا ہی جس سے خراب ہونے کا اندیشہ نہ رہا
ڈبی کلان جسمین دس قرص سفید اور دس بھورے رنگ کے قیمتی ۱۲ عہ
ڈبی خورد جسمین پانچ قرص سفید اور پانچ بھورے رنگ کے قیمتی ۱۲ علاوہ
محصول پوسٹ و پاکنگ، ذمہ خریدار۔

المشتہر

سید عبد الرزاق اینڈ کمپنی کمسٹ خاص اعلحضرت
بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی حیدرآباد دکن

رامپور کا تمباکو اور دوسری مصنوعات

اکثر باہر شائقین حضرات منگاتے تھے اور پھر شکایت ہوتی تھی کہ
شئے ملی اس لئے ہم نے احباب کرام کی خوشنودی خاطر اور سہولت کے
باعث سے یہ انتظام کر دیا ہی کہ براہ راست ہمین ہر قسم کے کھانے اور پینے
کی تمباکو اور چاقو اور کھیس اور فلیل اور پاندان اور سروتون کا آرڈر
بھیجا جائے اور یہ لکھا جائے کہ اس قیمت اور اس وزن اور اس قسم
کی شئے بھیجدی جائے انشاء اللہ تعالی ہم پسندیدگی سے ایسی تعمیل کرا دینگے
پھر شکایت کا موقع نہ رہیگا۔ امرا و روساء کی والیان ملک ہم سے
یہ خدمت لیتے ہین اور ہم محض ملکی مصنوعات کی ترقی کے خیال سے بغیر
کسی کمیشن کے یہ خدمت انجام دیتے ہین اور بحمدہ تعالی پسندیدہ ثابت
ہوتی ہین تو خیال یہ ہوا کہ عوام کو کیون اس فائدہ کی بات سے اطلاع
نہ دیجائے۔ لہذا جو صاحب فائدہ اٹھانا چاہتے ہین وہ شوق سے آپ
مطلع فرمائین۔ اور دلکیش وغیرہ کے بغیر مصنوعات عمدہ طریقے سے حاصل کرین

نیاز مند

محمد صابر حسن قادری سب اڈیٹر اخبار دبدبہ سکندری رامپور

مطبع حسنی ریاست رامپور مین حسب الارشاد مولوی محمد حسن خان صاحب
مرحوم منتظمہ باہتمام محمد فضل حسن صابری اڈیٹر و مینیجر و پرنٹر کے چھپا اور مشتہر ہوا